بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L.5254

فون نمبر ۲۹

54

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۲۹ رجب ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۷ صلح ۱۳۴۰ ہش | ۱۷ جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۶ جنوری بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس وقت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

کمیونسٹ چین پاکستان کے ساتھ سرحد کی نشان بندی کرنے پر رضامند ہو گیا

پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی۔ وزیر خارجہ جناب منظور قادر کا اعلان

پشاور ۱۶ جنوری۔ عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اصولی طور پر اس بات پر رضامند ہو گئی ہے کہ چین اور پاکستان کے درمیان سرحدوں کی نشان بندی کر دی جائے۔ اس امر کا انکشاف وزیر خارجہ جناب منظور قادر نے پشاور یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ دونوں حکومتوں کے درمیان اس بارے میں بات چیت ہو رہی ہے۔ معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد سرحدوں کا تعین کر دیا جائے گا۔ آپ نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا رہی۔ آپ نے کہا کہ اب تک ہم نے جس خارجہ پالیسی کو اپنایا ہے اسے واضح کرنے کے لئے اب حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ کے متذکرہ اعلان سے ان افواہوں کی قطعی تردید ہو گئی ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا امکان ہے۔ مسٹر منظور قادر نے کہا پاکستان کا تحفظ اور سلامتی اس امر کی متقضی ہے کہ پاکستان علاقائی دفاعی معاہدوں میں شریک رہے۔ یہ معاہدے ہماری بنیادی قوت کا راز ہیں۔ اور ان کے بغیر ہماری پوزیشن خطرہ میں پڑ جائے گی۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

یوگوسلاویہ پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ ڈالر کا قرضہ دیگا

صدر ایوب اور مارشل ٹیٹو کی بات چیت۔ آج مشترکہ اعلان جاری کیا جائیگا

بلغراد ۱۶ جنوری۔ یوگوسلاویہ نے پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کے لئے ایک کروڑ ڈالر کا قرضہ دینے کا پختہ وعدہ کیا ہے۔ اور یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ اس رقم کے خرچ ہونے کے بعد مزید پچاس لاکھ ڈالر کا قرضہ دیا جائے گا۔ دریں اثنا کل رات صدر ایوب اور مارشل ٹیٹو نے آپس میں بات چیت کی۔ اس بات چیت کے بارے میں آج ایک مشترکہ اعلان جاری کیا جائے گا۔

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی طبیعت کل بحال ہو گئی تھی۔ انہیں کراچی سے یوگوسلاویہ جاتے ہوئے راستے میں سردی لگ گئی تھی۔ چنانچہ ان کی امروزہ تقاریب منسوخ کر دی گئی تھیں۔ لیکن کل ان کی طبیعت بحال ہو گئی۔ اور انہوں نے تمام تقاریب میں حصہ لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور یوگوسلاویہ کے سربراہوں نے اپنی امروزہ اور آخری بات چیت میں بین الاقوامی صورت حال بالخصوص عالمی امن کے فروغ کے لئے پاکستان اور یوگوسلاویہ کے تعاون پر غور کیا ہے۔ بات چیت کے دوران دونوں صدروں کے مشیر بھی موجود تھے۔

...م کر لی گئی ہے جس پر ۱۰ جنوری کو روم میں دستخط ہوئے تھے۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے
دعا کی تحریک

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ (بیگم محترم جناب مرزا ناصر احمد صاحب) کی صحت کے متعلق آج صبح ۱۶ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف میں تو خدا کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔ لیکن گردے کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

غلام محمد بیراج میں تین لاکھ ایکڑ زمین سیراب کرنے کے انتظامات

حیدر آباد ۱۶ جنوری۔ محکمہ تعمیرات عامہ کے باوثوق ذرائع سے بتایا ہے کہ غلام محمد بیراج کے بائیں کنارے کی طرف ۳ لاکھ دو ہزار سات سو چوہتر ایکڑ بنجر رقبے کو سیراب کرنے کے لئے آبپاشی کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ بیراج کے دائیں کنارے پر اٹھاون ہزار چار سو پچاس ایکڑ رقبہ اس ماہ کے اواخر تک زیر کاشت لایا جائے گا۔ یہ رقبہ کالری فیڈر کے ذریعہ سیراب کیا جائے گا۔ جہاں کھدائی وغیرہ کا کام شروع کیا گیا ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ جنوری حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت درد نقرس اور کھانسی کی شکایت کے باعث ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

پاکستان اور اٹلی میں تجارتی معاہدہ

کراچی ۱۶ جنوری پاکستان اور اٹلی کی حکومتیں ایک دوسرے کے باشندوں اور اداروں کو اپنے ملکوں میں نمائش منعقد کرنے کی سہولتیں دینے پر رضامند ہو گئی ہیں۔ یہ دفعہ پاکستان اور اٹلی کے تجارتی معاہدے میں شامل...

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے محمود جمال
یونیورسٹی باسکٹ بال ٹیم میں منتخب ہو گئے

ربوہ ۱۶ جنوری تعلیم الاسلام کالج کی باسکٹ بال ٹیم کے رکن مسٹر محمود جمال پنجاب یونیورسٹی کی باسکٹ بال ٹیم میں منتخب ہو گئے ہیں۔ ۱۲ اور ۱۳ جنوری کو انتخابی مقابلے پنجاب یونیورسٹی گراؤنڈ میں منعقد ہوئے تھے۔ جن میں مسٹر افضل آف پاکستان ایئر فورس، مسٹر ظفر آف ریلوے اور فلائٹ لفٹیننٹ تاج احمد خان نے منتخبین کے فرائض سرانجام دیئے۔ تمام کالجز کے ۳۶ کھلاڑیوں میں سے ۱۲ کھلاڑی منتخب کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کالج کو یہ کامیابی مبارک کرے (نامہ نگار)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۷ جنوری ۶۱ء

جذبۂ ایثار کا معیار

مشہور برطانوی مؤرخ اور ادیب پروفیسر رُشبروک ولیمز نے پچھلے دنوں ایڈورڈز کالج پشاور میں "قومی تعمیر کے کام میں عوام کی شرکت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ:-

"برطانیہ میں عوامی فلاح کے اداروں مثلاً سکولوں اور ہسپتالوں وغیرہ پر ہر سال ۸۰ لاکھ پونڈ کے قریب رقم خرچ کی جاتی ہے اس میں سے نصف کے قریب رقم ان چندوں وغیرہ سے فراہم ہوتی ہے جو وہاں کے عوام رضاکارانہ طور پر اس غرض کے لئے خود ادا کرتے ہیں۔"

(پاکستان ٹائمز ۹ جنوری ۱۹۶۱ء)

اس سے ظاہر ہے کہ برطانیہ کے عوام سکولوں اور ہسپتالوں وغیرہ کے لئے ہر سال چالیس لاکھ پونڈ طوعی چندوں کی شکل میں دیتے ہیں۔ یہ وہ رقم ہے کہ جو حکومت کی طرف سے عائد شدہ ٹیکسوں کے علاوہ برطانوی باشندے بغیر کسی جبر یا دباؤ کے اپنی مرضی سے محض اس لئے دیتے ہیں کہ یہ رقم قومی فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچ ہو اور اس طرح بلا تفریق و امتیاز پوری قوم اس سے فائدہ اٹھائے۔ بچے سکولوں میں تعلیم حاصل کر کے اپنے آپ کو قوم و ملک کے لئے مفید وجود بنائیں اور مریض صحتیاب ہو کر تعمیر و ترقی کے کاموں میں دوبارہ حصہ لینے کے قابل بن سکیں۔ اگر دیکھا جائے تو چالیس لاکھ پونڈ کی رقم کو معمولی رقم نہیں ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے باشندے ہر سال ۵ کروڑ بیس لاکھ روپے حکومتی ٹیکسوں کے علاوہ اپنی مرضی سے خود دے دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ تعلیم کا معیار جتنا وہاں بلند ہے اتنا دنیا کے بہت کم ملکوں میں ہوگا۔ اسی طرح جتنے وسیع پیمانے پر طبی سہولتیں وہاں میسر ہیں بہت کم ملک ہیں جہاں عوام کو ایسی ہی سہولتیں حاصل ہیں۔

یہ اُس قوم کے جذبۂ ایثار کا حال ہے جس کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ وہ روحانیت سے عاری ہے اور مادہ پرستانہ ذہنیت کے باعث اس کی تمام تگ و دو اِس دنیوی زندگی تک ہی محدود ہے جس کے ہاں اخلاقی اقدار کو وہ اہمیت حاصل نہیں ہے جس کا ایک مثالی روحانی معاشرہ تقاضہ کرتا ہے۔ مغربی تہذیب کی مادہ پرستانہ ذہنیت کے باوجود ان میں قومی فلاح کا احساس اور قربانی و ایثار کا مادہ اس معراج پر پہنچا ہوا ہے کہ وہ خود تکلیف اٹھا کر بھی کروڑوں کروڑ روپیہ ہر سال اپنی مرضی سے بندگانِ خدا کی فلاح اور بہتری کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ زندہ قوموں کی یہی علامت ہوتی ہے کہ اس کے افراد اپنے اموال کو اپنا نہیں سمجھتے بلکہ ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ اِس مال کو وہ تھوڑا ہو یا زیادہ اسی طور پر خرچ کریں کہ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھائیں اور بحیثیت مجموعی وہ مال قوم کی ترقی اور اسکی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتا رہے۔ افراد میں قربانی و ایثار کا مادہ ہی ہوتا ہے جو کسی قوم کو خاک سے اٹھا کر ثریا تک پہنچا تا ہے اور وہ چھوٹی اور قلیل ہونے کے باوجود اقوام عالم میں بڑی اور طاقتور شمار ہوتی ہے۔ ۵ کروڑ روپے کی اتنی اہمیت نہیں جتنی اس جذبۂ ایثار کی اہمیت ہے جو افراد کو اپنی کمائی ہوئی دولت میں سے سال کے سال اتنی رقم برضا و رغبت خود پیش کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ قومیں جذبۂ ایثار سے ہی بنتی ہیں اور اسی کے مفقود ہونے سے وہ بگڑتی اور دنیا میں ذلیل ہوتی ہیں۔

پروفیسر رُشبروک ولیمز نے بطور مثال برطانوی قوم کی جس خوبی کا ذکر کیا ہے اس میں ایشیا کی پسماندہ اقوام کے لئے ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر وہ بھی شاہراہ ترقی پر گامزن ہونا چاہتی ہیں تو مغربی تہذیب و تمدن کی بُری باتوں کی پیروی کرنے کی بجائے وہ ان کی اچھی باتوں کو اپنائیں اور اپنے افراد کے اندر قربانی و ایثار کا وہی مادہ پیدا کریں جو قومی ترقی اور فلاح کے خاطر مغرب کے عوام میں پایا جاتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر مغربی اقوام کے افراد میں یہ جذبہ موجود نہ ہوتا تو اپنی مادہ پرستانہ ذہنیت اور روحانی اقدار سے عاری اندازِ زیست کے باعث وہ کبھی کی تباہ ہو چکی ہوتیں۔ ان خرابیوں کے باوجود جو چیز ابھی تک انہیں لئے جا رہی ہے اور ان کے آخری زوال کو ابھی تک معرضِ التوا میں ڈالے ہوئے ہے وہ ان کا یہی جذبۂ ایثار ہے جو انہیں اپنی کمائی ہوئی دولت کو بے دریغ فلاحی کاموں پر خرچ کرنے پر اکساتا اور آمادہ کرتا رہتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ان کے تعیش محل دیکھتے ہی دیکھتے چکنا چور ہو کر مٹی میں آملیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ایشیائیوں کی بہانہ ساز ذہنیت ایسی مثالوں پر یہی کہنے کی عادی ہے کہ چونکہ مغربی عوام دولت پیدا کرنے کے وسائل سے بہرہ ور ہیں اس لئے وہ فلاحی کاموں پر خرچ کرنے میں بھی شیر ہیں لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ اصل چیز جذبۂ ایثار ہے اگر یہ جذبہ موجود ہو تو غریب سے غریب آدمی بھی اپنی کمائی میں سے بغیر کسی دباؤ کے اعلیٰ تر مقاصد کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو دیتا ہے اور اگر قوم جذبہ ایثار سے عاری ہو تو قارون کے خزانے مل جانے کے باوجود بھی انسان کو ایک پائی خرچ کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ پھر قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگر آج مغربی اقوام کے پاس دولت پیدا کرنے کے وسائل کی بہتات ہے تو یہ بہتات انہیں جذبہ ایثار کی وجہ سے ہی حاصل ہوئی ہے اگر افراد غریب ہونے کے باوجود قومی ضرورتوں کو مقدم کریں گے تو قومی ترقی کے راستے خود بخود کھلتے چلے جائیں گے اور ایک وقت ایسا آجائے گا کہ جب ہر طرف خوشحالی و فارغ البالی کا ہی دور دورہ ہوگا۔ پھر اگر اس بات کو امرِ محال کے طور پر مان بھی لیا جائے کہ چونکہ مغربی اقوام دولت پیدا کرنے کے وسائل سے بہرہ ور ہیں۔ اس لئے ان کے افراد فلاحی کاموں کے لئے بے دریغ روپیہ دیتے ہیں تو بھی ہم ایشیائیوں کی بے عملی کے لئے یہ چیز بہانے اور عذر کا کام نہیں دے سکتی آخر ہمارے درمیان اول سے آخر تک سارے ہی سو فیصدی تو غریب اور فلاکت زدہ نہیں ہیں۔ بہت ہیں جو کروڑپتی ہیں اور ان کے پاس بے انداز دولت ہے اور انکی دولت میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کتنا روپیہ رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے اپنی مرضی سے دیتے ہیں۔ دولت کی فراوانی کے باوجود ان کا اس معاملے میں انتہائی بے حسی کا مظاہرہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ پسماندہ اقوام کے افراد سرے سے ہی جذبۂ ایثار سے عاری ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ان کے مالدار افراد خواہ وہ کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں فلاحی کاموں اور رفاہ عامہ کی سرگرمیوں پر بے دریغ روپیہ خرچ نہ کریں پس اصل چیز جذبہ ایثار ہے جس کے نتیجے میں قوم شاہراہ ترقی پر گامزن ہوتی ہے اور اسکے نتیجے میں قومی لحاظ سے دولت پیدا کرنے کے نئے نئے وسائل پیدا ہوتے ہیں نہ کہ دولت کی فراوانی جذبۂ ایثار کو جنم دیتی ہے

پروفیسر رُشبروک ولیمز نے برطانوی عوام کی جس خوبی کی نشاندہی کی ہے اس میں بالخصوص جماعتِ احمدیہ کے لئے ایک بہت بڑا سبق موجود ہے۔ ہماری جماعت کے قیام کا مقصد تبلیغ و اشاعت کے ذریعے غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنا ہے۔ ہمارے سامنے کسی ایک ملک کی ہدایت کا سوال نہیں ہے کسی ایک براعظم کو راہ راست پر لانے کا سوال نہیں ہے بلکہ پوری دنیا اور پورے کرۂ ارض کو جادۂ مستقیم پر گامزن کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ آج خدا نے صرف اور صرف ہمیں اس کام کے لئے منتخب کیا ہے یہ کام قربانی و ایثار کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتا اس میں شک نہیں کہ جماعت قربانی و ایثار سے کام لے رہی ہے اور آج جماعت کے قربانی و ایثار کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ہمیں چار دانگِ عالم میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے اور اس طرح اسلام کا بول بالا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ لیکن اصل کام کے مقابلہ میں ہماری کوششیں ابھی کچھ بھی تو حیثیت نہیں رکھتیں۔ ان کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر بھی تو نہیں۔ کام یہ کرنا بھی ہمیں نے ہے اور کسی نے نہیں۔ خدا نے یہی چاہا ہے اور یہی اس کا منشاء ہے اسلئے اسکے سوا چارہ نہیں اور ہے بھی یہ ایک بہت بڑی صداقت کہ ہم اپنے قربانی کے معیار کو بلند سے بلند کرتے چلے جائیں اور اسے اتنا بڑھائیں کہ دنیا کی اور کسی جماعت اور کسی قوم میں اسکی مثال نہ مل سکے۔ آخر اگر ایک مادہ پرست تہذیب کے پروردہ اور روحانی اقدار سے عاری قوم کے افراد محض اپنی قوم کے لئے اتنا ایثار دکھا سکتے ہیں کہ وہ سال کے سال کروڑوں کروڑ روپیہ طوعی چندوں کے طور پر دیدیتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم جو اس زمانے میں روحانی اقدار کے علمبردار اور ایک آسمانی مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں ساری دنیا کی ہدایت کی خاطر اپنے قربانی کے معیار کو اُس معیار تک نہ پہنچاویں کہ اس کے آگے اہلِ دنیا کے خودساختہ معیار بے حقیقت نظر آنے لگیں۔ جب ہم اپنے جذبۂ ایثار کو اُس نہج پر پہنچا دیں گے تو خدا کی مدد آئے گی اور یقیناً دوڑتی ہوئی آئے گی۔ دیر ہے تو ہماری طرف سے نہ کہ اُس خدا کی طرف سے جس نے ہم سے کامیابی اور فتح و نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ اور وہ سچے وعدوں والا کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ پس ضروری ہے کہ ہم اس معاملے میں اتنے غیرت مند ہوں کہ جذبۂ ایثار کے معاملے میں روئے زمین پر ہمارے مخصوص معیار کی اور کوئی مثال نہ مل سکے۔

درخواستِ دعا

خاکسار چند دنوں سے بعارضہ بخار و زکام بیمار چلا آرہا ہے احباب جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسمٰعیل کاتب ربوہ)

میرے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی ربوہ

نوٹ:۔ یہ مضمون حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ماہنامہ الفرقان ربوہ کے حضرت حافظ روشن علی نمبر کے لئے تحریر فرمایا:۔

حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم میرے استاد تھے اور جماعت احمدیہ کے علماء کی صفِ اوّل میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے ذکر سے دل میں بہت سی شیریں یادیں تازہ ہوتی ہیں جن میں لازماً کچھ تلخی بھی ملی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور جماعت میں ان کا علمی اور روحانی ورثہ جاری رکھے۔ حضرت حافظ صاحب کا دماغ بہت روشن اور صاف تھا اور گفتگو نہایت واضح اور مدلّل فرمایا کرتے تھے جو سننے والے کے دل میں بیٹھتی چلی جاتی تھی اور پیرایہ بھی بہت دلکش تھا۔ مناظرہ میں بھی حضرت حافظ صاحب کو یدِطولیٰ حاصل تھا اور جب مخالف مناظر ان کے دلائل سے گھبرا کر پیچھے ہٹتا تھا تو حافظ صاحب کی یلغار دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ گویا حریف کو اس کے گھر تک پہنچا کر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طرح حافظ صاحب صرف سینتالیس برس کی چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور دوسری صدمہ کی بات یہ ہے کہ اپنے پیچھے کوئی نرینہ اولاد نہیں چھوڑی۔ مگر کیا ان کے سینکڑوں شاگردان رشید انکی روحانی اولاد نہیں ہیں؟

آخری عمر میں فالج کا حملہ ہوا تھا اور لمبے عرصہ تک صاحبِ فراش رہے۔ مگر ہمت کا یہ عالم تھا کہ کسی قدر تخفیف ہونے پر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا مگر افسوس ہے کہ فالج کے دوسرے حملہ کے بعد دوبارہ نہ اٹھ سکے۔ حافظہ غضب کا تھا اور قرآن مجید تو خیر حفظ ہی تھا حدیث اور فقہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے اکثر حوالے بھی ازبر تھے۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خصوصی شاگردوں میں انہیں نمبر اوّل پر شمار کیا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔ طبیعت میں مزاح بھی تھا اور گفتگو میں بڑی شگفتگی ہوتی تھی۔ حضرت حافظ صاحب اپنے شاگردوں کے صرف استاد ہی نہیں تھے بلکہ مربی اور ہمدرد بھی تھے اور بے تکلفی کے ساتھ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے۔ اپنے تبلیغی سفروں میں ہمیشہ ایک یا دو یا زیادہ شاگرد اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ یہ حضرت حافظ صاحب کے تعلیمی اور تدریسی پروگرام کا حصہ ہوتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ حضرت حافظ صاحب کو بہت محبت تھی اور حضور بھی حافظ صاحب کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۴ء کے سفرِ ولایت میں حضور ان کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اس عاجز کے ساتھ بھی حضرت حافظ صاحب کو محبت تھی۔ اور مجھے اپنے مستحق شاگردوں کی امداد کے متعلق توجہ دلاتے رہتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ **رسالہ الفرقان** کے موجودہ ایڈیٹر محترم **مولوی ابوالعطاء صاحب** کے متعلق ان کی طالب علمی کے زمانہ میں فرمایا کہ یہ نوجوان خرچ کے معاملہ میں کچھ غیر محتاط ہے مگر بڑا ہونہار اور قابلِ توجہ اور قابلِ ہمدردی ہے۔ کاش اگر حضرت حافظ صاحب اس وقت زندہ ہوتے تو محترم مولوی ابوالعطاء صاحب اور محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس کے علمی کارناموں کو دیکھ کر ان کو کتنی خوشی ہوتی کہ میرے شاگردوں کے ذریعہ میری یاد زندہ ہے۔

"خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں"

اس عاجز کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری زمانہ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ابتدائی زمانہ جبکہ حضور اپنی صحت اور اپنی تبلیغی اور تربیتی گرم جوشی کے جوبن پر تھے۔ اور ہم لوگوں کی طاقتیں بھی جوان اور خون گرم تھا یاد آتا ہے تو کیا بتاؤں کہ دل پر کیا گزرتی ہے۔ بس یوں سمجھئے کہ:۔

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانئے کیا یاد آیا

خاکسار۔ راقم آثم
مرزا بشیر احمد ۲۲/۱/۶۱
(ماہنامہ الفرقان حافظ روشن علی نمبر)

آہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ

اختر گوبند پوری

عالمِ جاوداں میں جا پہنچے
وہ کہ جو خلد کی نشانی تھے
خدمتِ دین جن کا مسلک تھا
بھائی رحمان قادیانی تھے

آپ نے روح کی بصیرت سے
دینِ اسلام جب قبول کیا
آپ کے دل کے گوشہ گوشہ میں
رحمتِ پاک نے نزول کیا

دین کی سربلندیوں کے لئے
عمر بھر کارِ خیر کرتے رہے
جن میں انسانیت کی خوشبو تھی
ایسے پھولوں کی سیر کرتے رہے

آپ کے فیضِ فکرِ حق بیں سے
عظمتوں کے چراغ روشن تھے
آپ کے پُر یقین سینہ میں
بے خودی کے ایاغ روشن تھے

ہم سے رخصت ہوئے خدا حافظ
ہم دُعا گو ہیں ربِ اکبر سے
خُلد میں آپ کو مقام ملے
روح دُھل جائے آبِ کوثر سے

ایسے انسان بزمِ ہستی کو
عظمتوں سے نکھار دیتے ہیں
زندگی کے حریمِ تیرہ میں
ہر تجلّی اتار دیتے ہیں

آسماں پرنہ جلوہ افشاں ہیں
بھائی رحمان اخترِ جاں ہیں

چندہ وقفِ جدید سال چہارم

جماعت کے سکرٹریان وقفِ جدید سے التماس ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے وعدوں کی فہرستیں بنا کر مرکز میں بھجوا دیں۔ شہری جماعتوں کی لسٹیں حلقہ وار یا محلہ وار تیار کی جائیں۔ تاکہ پوسٹنگ میں آسانی رہے۔ وعدوں کے ساتھ وصولی کا بھی انتظام فرمائیں اور تفصیل چندہ کے ساتھ ہی ارسال فرمایا کریں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ختم نبوت کی دائمی برکات

تقریر مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقع پر مورخہ ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں جو تقریر فرمائی۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

حضرات! میری تقریر کا عنوان ختم نبوت کی دائمی برکات ہے۔ اس مضمون کا مرکزی نقطہ قرآن کریم کی وہ آیت ہے جس کی ابھی میں نے تلاوت کی ہے اور جو سورہ احزاب ع ۵ میں مذکور ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے علاوہ ایک امتیازی مقام "خاتم النبیین" کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؐ سے پیشتر جس قدر انبیاء گذرے ہیں وہ اس مقام کے حامل نہ تھے اس سے دنیا نبوت و رسالت کی برکات سے آگاہ رہی لیکن ختم نبوت کی برکات کا علم اس وقت ہوا جب خدا تعالےٰ نے اس سید و مولیٰ محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس مرتبہ عالیہ پر فائز فرما کر مبعوث فرمایا۔ مقام ختم نبوت کی کیا برکات ہیں؟ ان کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے اس مقام کی حقیقت کو سمجھیں۔

حضرات میرا مضمون اگرچہ ختم نبوت کی حقیقت کو بیان کرنا مقرر نہیں ہے لیکن میں اس کو اختصار سے بیان کرتا ہوں کہ آپ احباب کو ان برکات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ جو اس بلند و بالا مرتبہ کے باعث نوع انسان کو عطا کی گئیں۔

واضح رہے کہ موجودہ زمانہ میں تمام اہل علم حضرات اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں کہ یہ کائنات اور اس کے مظاہر جو ہمیں نظر آرہے ہیں ان میں قانون ارتقاء کارفرما ہے۔ یعنی اشیاء درجہ بدرجہ ترقی کرکے موجودہ حالت تک پہنچی ہیں۔ یہی ارتقاء کا قانون انسانی ہدایت کے سلسلہ میں نظر آتا ہے۔ ابتداء میں خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو انسانیت کا ہادی مقرر فرمایا اور آپ کے ذریعہ چند اصولوں کی تعلیم دی گئی۔ پھر نوع انسان نے ترقی کی اور وہ دور دور متفرق آبادیوں میں بس گئی تب خدا تعالےٰ نے ہر قوم کی ہدایت کے لئے نبی بھیجے۔ اب اس کے بعد ہدایت انسانی کے سلسلہ ارتقاء میں صرف ایک مرحلہ باقی رہ گیا تھا اور وہ یہ کہ دنیا کی سب قومیں ایک ہدایت کے تابع کر دی جائیں چنانچہ جب حالات ایسے ہو گئے اور یہ تقاضا پیدا ہو گیا تب سرزمین حجاز سے خدا تعالیٰ نے حضرت امام الاصفیاء والاتقیاء مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور یہ کام آپؐ کے سپرد کیا گیا کیونکہ خدا تعالےٰ کی نگاہوں میں آپؐ ہی بنی نوع انسان میں اس قابل تھے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔

دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے قریب ہوں اور قرب الٰہی کے لحاظ سے اس بلند مقام پر پہنچ گئے کہ بحر بشریت الوہیت کے ناپیدا کنار سمندر میں گم ہو گیا۔ اور آپؐ میں اور خدا تعالےٰ میں کوئی دوئی اور جدائی باقی نہ رہی۔ پھر تخلق باخلاق اللہ کے بعد آپؐ ربانی شغفوں اور رحمتوں سے رنگین ہو کر خدا تعالےٰ کے بندوں کی طرف اصلاح اور فائدہ رسانی کے لئے مبعوث ہوئے اور آپ کا کامل طور پر خدا ہونا اور کامل طور پر دو تخلق ہونے کی وجہ سے آپ کا وجود قوس الوہیت اور قوس بشریت کے ملنے سے جو دائرہ بنتا ہے اس کا وتر بن گیا اور آپ کا قلب مبارک وتر قوسین کا مرکزی نقطہ تھا۔ یہی نقطہ یعنی انسان کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کا قلب مبارک اس کائنات کا مقصود اور علت غائی تھا۔ اس لئے آپ کے ظہور کے ساتھ آپؐ کو ساری انسانیت کا پیش رو بنا دیا گیا۔ جیسا کہ آفتاب اس کائنات کا پیش رو ہے۔ اور آپؐ کے ظہور کے ساتھ آئندہ کے واسطے یہ قاعدہ اور قانون بنا دیا گیا کہ اب ہر قسم کے فیوض الٰہی آپؐ کے واسطے سے ان کو دئیے جائیں گے جو آپؐ کی اتباع کرنے والے ہوں گے۔ اور ان کو وہ کچھ ملے گا جو گذشتہ نبیوں کی اتباع سے کبھی نہ مل سکا کیونکہ وہ اس بلند مقام پر فائز نہ تھے جس پر آپؐ فائز کئے گئے۔ یہی مضمون انا اعطینٰک الکوثر میں بیان کیا گیا ہے۔ کوثر کے معنے خیر کثیر کے ہیں۔ چونکہ کوثر کے معنوں میں دونوں معنے خیر اور کثیر کے پائے جاتے ہیں اس لئے آیت کریمہ کے معنے یہ ہوں گے کہ تجھے نبوت اپنے تمام کمالات کے ساتھ عطا کی گئی ہے اور ہر کمال بہت بہت دیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس بلند مرتبہ کا ابتدائی مکی زندگی میں ہی ان آیات میں اظہار کر دیا گیا تھا۔ لیکن پھر مدنی دور میں بھی ۵ھ میں اس کا اعلان آیت خاتم النبیین کے ذریعہ اس وقت کیا گیا جبکہ کفار نے آپؐ پر دو اعتراض کئے۔ ایک یہ کہ معاذ اللہ آپؐ ابتر ہیں یعنی آپؐ کا کوئی وارث نہیں۔ دوسرے یہ کہ آپؐ نے حضرت زیدؓ کی مطلقہ بیوی حضرت زینبؓ سے شادی کر لی۔ حالانکہ آپؐ اسے بیٹا بیٹا کہا کرتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان اعتراضوں کے جواب میں فرمایا:۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ وکان اللہ بکل شیئٍ علیما (احزاب ع ۵)

یعنی آنحضرت صلعم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اس لئے زیدؓ کو آپؐ کا حقیقی بیٹا قرار دینا صحیح اور درست نہیں رہا یہ امر کہ آپؐ معاذ اللہ ابتر ہیں یعنی آپؐ کا کوئی وارث نہیں۔ تو یہ اعتراض بھی درست نہیں۔ کیونکہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور رسول اپنی امت کا باپ ہوتا ہے اور اس کے امتی اس کے کمالات روحانیہ کے وارث ہوتے ہیں۔ اس لئے اس پر ابتر ہونے کا الزام لگانا کسی طرح درست نہیں۔ پھر فرمایا کہ ہمارا یہ رسول صرف رسول ہی نہیں بلکہ اس میں ایک اور امتیازی وصف بھی پایا جاتا ہے اور وہ یہ کہ یہ خاتم النبیین بھی ہے۔

آیت کی ترتیب سے یہ بات عیاں ہے کہ یہ کلمات آنحضرت صلعم کی مدح میں بیان ہوئے ہیں اس لئے خاتم النبیین کا درست مفہوم وہی ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلعم کی ابوت روحانیہ کو ظاہر کرے نہ کہ ورثہ کے انقطاع پر جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بھی اپنی کتاب تحذیر الناس ص ۳ پر لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"

مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ بیان بالکل درست ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل حضرت یوسفؑ مبعوث ہوئے اور حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت یوشعؑ نبی ہوئے مگر ان دونوں میں سے کسی کو بھی زمانہ کے لحاظ سے آگے یا پیچھے ہونے کی وجہ سے کوئی فضیلت حاصل نہ تھی۔ بلکہ مسلمہ طور پر یہ فضیلت حضرت موسیٰؑ کو حاصل تھی۔ پس دیکھنا یہ ہے کہ خاتم النبیین کے ارشاد میں آنحضرت صلعم کی مدح بیان کرنا اللہ تعالیٰ کو مقصود ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ختم کا لفظ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر مذکور ہے مثلاً ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ختم اللہ علیٰ قلوبھم اس مضمون کو دوسری جگہ بل طبع اللہ علیھا بکفرھم یعنی اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں پر بسبب ان کے کفر کے مہر کر دی کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کے نزدیک ختم کا ہم معنے لفظ طبع ہے لغت میں بھی ختم اور طبع ہم معنے قرار دیئے ہوئے اس کے حقیقی معنے اقرب الموارد میں تاثیر الشیٔ نقش الخاتم لکھے گئے ہیں یعنی دوسری شے پر اس طرح اثر ڈالنا جس طرح مہر کاغذ پر نقوش پیدا کرتی ہے قرآن کریم میں خاتم النبیین حقیقی معنی میں استعمال ہوا ہے اس لئے خاتم بفتح التاء جو اسم آلہ سماعی ہے جیسے علم سے عالم ہے اس کے معنے ہوں گے مایختم بہ یعنی وہ آلہ جس سے کسی چیز پر نقش پیدا کئے جاسکیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

(حضرت سیدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا نیا تعلیمی سال شروع ہے۔ اس سکول کی نرسری پہلی اور چھٹی جماعت میں داخلہ ۷ جنوری بروز ہفتہ سے شروع ہے اور یہ داخلہ پندرہ دن تک جاری رہے گا۔ باقی جماعتوں میں بھی ٹسٹ لے کر بچوں کو داخل کیا جاسکتا ہے۔ کوائف ہیڈ مسٹرس صاحبہ سے معلوم کئے جاسکتے ہیں

احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کروائیں سکول میں عام مروجہ تعلیم کے علاوہ انگریزی ابتدائی جماعتوں سے پڑھائی جاتی ہے اور دینیات پر خاص زور دیا جاتا ہے۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انگشتری خاتماً من فضۃ یعنی آنحضرت نے بادشاہوں کو جب خطوط لکھے ان پر تصدیق کیلئے ایک خاتم یعنی مہر تیار کروائی جس پر محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ تھے تاکہ اس مہر کے ذریعہ ان حروف کے نقوش کاغذ پر منتقل کئے جاسکیں بس خاتم النبیین کے معنے ہوں گے نبیوں کی مہر یعنی وہ نبی جو انبیاء کا جامع ہو اور دوسروں پر ان کو منتقل کرنے والا ہو۔ واضح رہے کہ مہر میں دو خوبیاں ہوتی ہیں مہر جامع ہوتی ہے ان حروف کو جنکے نقش پیدا کرنا مقصود ہوتے ہیں اسی طرح آنحضرت صلعم کا وجود تمام انبیاء کے کمالات کا جامع ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

نیز جس طرح مہر نقوش کو دوسری اشیاء پر منتقل کرتی ہے اسی طرح آنحضرت صلعم چونکہ نبیوں کی مہر ہیں اس لئے آپ کی امت کے افراد آپکی قوت کے ذریعہ آپ کی شان خاتم النبیین کی بدولت انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے بھی وارث ہوں گے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار

پھر جس طرح مہر کے نقوش اس کاغذ پر منتقل ہوتے ہیں جو مہر کے نیچے ہوتا ہے اس لئے جو آنحضرت صلعم کی اتباع کرے گا وہ کمالات انبیاء کا وارث ہوگا اور جو آپ کا منکر ہوگا۔ وہ محروم الازل ہوگا۔ عربی محاورہ میں فقط خاتم بفتح التاء جمع مذکر سالم کی طرف مضاف ہو کر آئے تو اس کے معنے افضل کے بھی ہوتے ہیں گو یہ حقیقی معنی نہیں بلکہ یہ معنی حقیقی معنی کے بالطبع پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے ایک شاعر کہتا ہے

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتہا حبیب الطائی

پس خاتم النبیین کے دوسرے معنے افضل النبیین بھی درست ہیں۔

عام طور پر ایک تیسرے معنے خاتم النبیین کے آخر النبیین بھی کئے جاتے ہیں اور یہ معنی بھی ہم کو مسلم ہیں مگر یہ حقیقی معنی نہیں بلکہ حقیقی معنی کے لوازم سے یہ معنی ہیں۔ لیکن اس جگہ آخر کے معنی سے مراد تاخر زمانی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ کوئی وجہ فضیلت نہیں جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب کے حوالہ اور قرآنی حقائق کی روشنی میں واضح کر چکا ہوں

. . . .

. . . . . .

. . . .

حضرات! وہ کیا فضل ہے اس کو خود خدا تعالیٰ نے سورہ نساء ع ۹ میں بیان فرمایا ہے وہ فرماتا ہے۔

ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ ذٰلک الفضل من اللّٰہ وکفٰی باللّٰہ علیما۔

(سورہ نساء ع ۹)

یعنی وہ بڑا فضل جو حضرت خاتم النبیین کی برکت سے امت کو عطا کیا گیا وہ یہ ہے کہ آپ کی امت میں صدیقیت اور شہادیت اور صالحیت کے علاوہ مرتبہ نبوت بھی رکھا گیا ہے اور چاروں روحانی مدارج ان میں لوگوں کو عطا کئے جائینگے جو آپ کی اطاعت اور پیروی کرنے والے ہوں گے۔ یہ افاضۂ روحانیہ اور قوت قدسیہ ان قری نبیوں میں نہیں پائی جاتی تھی۔ کہ ان کی پیروی کرنے والے ان کی وساطت سے مرتبہ نبوت کو پاتے۔ یہ دولت صرف آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم کو عطا کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اسکو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلی نبوت اسکو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظل ہے یہ اس لئے تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے"۔

(چشمۂ معرفت ص ۳۲۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرت صلعم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی"۔

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۵)

اور یہ مقام مقام مدح ہے اس لئے ضروری ہے کہ آخر کے ایسے معنے کئے جائیں جو اپنے اندر فضیلت اور مدح رکھتے ہیں سو اس کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں اور آنحضرت صلعم نے اس کے معنے واضح فرما دیئے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

انا اٰخر الانبیاء ومسجدی اٰخر المساجد

یعنی میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے (مسلم) یعنی جس طرح میری مسجد کے خلاف کوئی مسجد نہیں بنائی جائیگی اسی طرح میری نبوت کے خلاف کوئی نبوت قائم نہیں ہو سکتی گویا میں نبوت کے لحاظ سے آخری اتھارٹی اور اصل ہوں باقی سب میری نبوت کا ظل اور وارث ہوں گے۔

حضرات! آپ جانتے ہیں کہ الفاظ اوّل اور آخر نسبت کے معنی پیدا کرتے ہیں یعنی ہم کو بتانا پڑتا ہے کہ کس سے اوّل اور کس سے آخر اس لئے ہم سب آنحضرت صلعم کو آخر النبیین کہینگے تو ہم سب کو نسبت کے ذریعہ معنے کرنا پڑے گا کہ آپ کس کے آخر ہیں سو عوام کا خیال تو یہ ہے کہ نبوت حضرت آدم سے شروع ہوئی اور آپ پر ختم ہو گئی۔ لہٰذا زمانہ کے اعتبار سے آپ آخری نبی ہیں لیکن یہ واضح کیا جا چکا ہے کہ یہ معنے درست نہیں کیونکہ آخری زمانی مولوی محمد قاسم صاحب فرماتے ہیں کوئی وجہ فضیلت نہیں اور یہ مقام تقاضا کرتا ہے کہ ایسے معنے کئے جائیں جو فضیلت کے حامل ہوں۔ اور وہ معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ ہم مخلوق سے خالق کی طرف درجہ بدرجہ آگے بڑھیں تو انتہائی بلند و بالا مقام پر جس وجود باوجود کو ہم پاتے ہیں وہ آنحضرت صلعم ہیں اس لحاظ سے آپ آخری نبی ہیں اور جب ہم خالق سے مخلوق کی طرف لوٹیں تو سب سے پہلا وجود ہم آنحضرت صلعم کا پاتے ہیں پس آپ خدا تعالیٰ کی صفت اوّل و آخر کا مظہر ہیں۔ اور یہ وہی مفہوم ہے جو آیت دنیٰ فتدلّیٰ میں مذکور ہے اس تمام تشریح سے ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلعم کا خاتم النبیین ہونا بایں معنی ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے۔

۱۔ "اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلعم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔

(حقیقۃ الوحی ص ۹۶ حاشیہ)

نیز فرمایا:۔

"آنحضرت صلعم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو"۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم محمد عارف صاحب قاسم کے والد بزرگوار میاں نور احمد صاحب (سابق سیکرٹری مال چونڈہ بھروانہ) چند دنوں سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار احمد بخش محرر امانت دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپریشن میں کامیابی عطا فرمائے اور جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمود احمد چیمہ کارکن وکالت تبشیر ربوہ حال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ولادت

میرے بڑے بھائی ایم۔ ایس۔ جاوید بی ایس سی سب ڈویژنل آفیسر ٹیلیگراف کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے (خاکسار خالد لطیف فقیر والی ضلع بہاولنگر)

پاکستان میں مردم شماری

پاکستان میں پہلی مردم شماری ۱۹۵۱ء میں ہوئی تھی۔ دوسری مردم شماری کا سلسلہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۱ء سے شروع ہے اس دوسری مردم شماری کی اہمیت اس وجہ سے اور بڑھ گئی ہے کہ اس کا آغاز دوسرے پنج سالہ منصوبے کے ساتھ ساتھ ہو رہا ہے مردم شماری کا آغاز ۱۲ جنوری سے ہو چکا ہے اور وہ ۳۱ جنوری تک جاری رہے گی۔ گویا ۲۰ دن تک مردم شماری ہو گی۔ منصوبہ یہ ہے کہ اس عرصہ میں پاکستان میں رہنے والے ہر شخص کو شمار کر لیا جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ بہت لمبا چوڑا کام ہے اس کام کے لئے ۲½ لاکھ مردم شماری افسروں کا ایک گروہ تیار کیا گیا ہے۔ ہر افسر کے ذمے ایک مخصوص علاقہ کر دیا گیا ہے انہیں اس کام کے لئے پوری طرح تربیت دی گئی ہے۔ یہ بھی احتیاط برتی گئی ہے کہ ملک بھر میں درہ خیبر سے لے کر چٹگاؤں کے پہاڑی علاقوں تک مردم شماری کا کام ایک ہی اسلوب سے انجام پائے اور جو ہدایات جاری کی گئی ہیں ان پر پوری طرح عمل ہو۔

اس مردم شماری کا عزم یہ ہے، کہ پاکستان میں جو شخص بھی ہے۔ اسے شمار کر لیا جائے۔ مگر کسی شخص کو دوبارہ شمار نہ کیا جائے۔ پاکستان میں جو لوگ رہتے ہیں وہ شمار کئے جائیں گے اور جو مردم شماری کے عرصہ میں باہر سے آئے ہوئے ہیں انہیں بھی شمار کر لیا جائے گا۔ ایک گھر میں جتنے شخص قیام وطعام کرتے ہیں وہ اس کے مکین شمار ہوں گے۔ جو لوگ مردم شماری کے وقت گھر سے کہیں گئے ہوئے ہوں گے انہیں اسی گھر سے شمار کیا جائیگا البتہ جو لوگ مردم شماری کی پوری مدت کے لئے باہر گئے ہوئے ہوں گے۔ انہیں وہاں شمار کیا جائے گا۔ جہاں وہ گئے ہوئے ہیں عارضی مہمانوں کا معاملہ یہ ہے کہ جہاں وہ آئے ہیں وہیں شمار کر لئے جائیں گے قطع نظر اس سے کہ وہ کہاں سے آئے ہیں۔ البتہ اگر یہ مہمان مردم شماری کی مدت کے اندر اندر واپس اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ گھر پاکستان میں ہی ہے تو انہیں وہاں شمار نہیں کیا جائے گا۔

مردم شماری کا ایک بڑا مسئلہ جو بالعموم بڑے شہروں میں پیدا ہوتا ہے اس آبادی کو شمار کرنا ہے۔ جن کا گھر بار نہیں ہوتا یہ بے گھر بے در لوگ کونوں کھدروں میں رہتے ہیں اور کھلے میدانوں میں سوتے ہیں مگر بہر حال ان کا بھی شمار ہونا ہے۔ مردم شماری کی مدت کے آخری دن یعنی ۳۱ جنوری کو رات کا وقت ان کے شمار کے لئے مخصوص کیا گیا ہے وہ چاندنی رات ہو گی۔ اور شمار کنندگان گلی گلی کوچہ کوچہ پھر کر ان لوگوں کی شماری کریں گے رہے وہ بے خانماں لوگ جو ہسپتالوں ہوٹلوں، بورڈنگ ہاؤسوں اور جیل خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں وہ شمار کنندگان شمار کریں گے جن کے ذمہ اداروں کے لوگوں کی مردم شماری ہے۔

مردم شماری کے بعد یہ سارے ریکارڈ تقسیم بندی مرکزوں میں جمع کئے جائیں گے وہاں مشینوں اور ہاتھوں کی مدد سے ان کی ترتیب و تدوین ہو گی اور ان کی جدولیں تیار کی جائیں گی۔

مردم شماری کی تکمیل سے جو معلومات دستیاب ہوں گی اسے مرتب کر کے مردم شماری رپورٹوں کی صورت میں جلد پیش کیا جائیگا ہر صوبے سے متعلق ایک الگ جلد ہو گی، اور اس پر ایک سیر حاصل ملک گیر تبصرہ ہو گا۔

خیال ہے کہ آبادی کا اعلان اگلے سال کے شروع میں کر دیا جائیگا۔ تاہم قطعی رپورٹیں اور مفصل شماریاتی جدولیں شاید دو سال بعد شائع ہوں۔ البتہ وقتاً فوقتاً مردم شماری کے مختلف پہلوں کے متعلق کتابچے شائع ہوتے رہیں گے۔

اس مردم شماری سے حاصل شدہ اعداد و شمار کا موازنہ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری سے حاصل شدہ اعداد و شمار سے کیا جائے گا تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ مختلف شعبوں میں کیا تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں

خانہ شماری

اس مرتبہ جو مردم شماری ہو رہی ہے اس میں چند مخصوص پہلوؤں کا اضافہ ہوا ہے ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس مرتبہ مکانوں کی شماری بھی ہو گی۔ مغربی پاکستان میں تو مکان شماری ہو بھی چکی ہے۔ اور مشرقی پاکستان میں وہ اس وقت جاری ہے

مکان شماری یہ سوچ کر کی گئی ہے کہ اس سے بہت سی ایسی معلومات دستیاب ہوں گی جو اور ذرائع سے نہیں ہو سکتی۔ خیر مہاجرین تو بڑی تعداد میں آئے ہی ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہوا کہ صنعتی ترقی کے باعث بہت سے لوگ دیہات سے اٹھ کر بھی شہروں میں آ گئے۔ یوں مکانوں کی قلت ایک سنگین مسئلہ بن گئی یہ مسئلہ اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے کہ ملک بھر کے مکانوں کے اعداد و شمار پہلے فراہم کر لئے جائیں۔

مکان شماری سے یہ بھی اندازہ ہو سکے گا کہ پاکستان کے لوگ کس حال میں رہتے ہیں۔ مکان شماری کے ذیل میں یہ بھی معلومات جمع کی جائے گی کہ کس مکان میں بارہ ماہ میں اموات اور پیدائش کی شرح کا اندازہ کیا ہے۔

خانہ شماری کے ذیل میں اس قسم کی معلومات جمع کی جائیگی۔ مکان اور مکین، خالی اور بھرے مکان، مکان میں رہنے والوں کی تعداد فی کمرہ مکینوں کی تعداد، دیواروں اور چھتوں میں استعمال ہونے والے سامان کی کیفیت مکانوں کی حیثیت کے مطابق مکینوں کا تعین خاندانوں کی حیثیت اور تعداد افراد خاندان کی گنتی۔

کل ملا کر ۴۸ جدولیں شائع کی جائیں گی جن میں یہ ساری تفصیلات بیان کی جائیں گی خانہ شماری کے ذیل میں چند اور معلومات بھی جمع کرنے کا ارادہ تھا مثلاً پانی کی سپلائی اور بجلی لیکن اخراجات کے پیش نظر اس ارادے کو ملتوی کرنا پڑا

مکرم شیخ نیاز الدین صاحب مرحوم

(از مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

آپ سیتھراوالی ضلع سیالکوٹ کے باشندے تھے جوانی میں مردان بسلسلہ کاروبار آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ان کے والد محترم شیخ دین محمد صاحب ۱۹۰۵ء میں اور خود انہوں نے ۱۹۰۷ء میں بیعت کی۔ چنانچہ اخبار بدر ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء میں ان کا نام بیعت کنندگان میں درج ہے۔ آپ صحابی۔ موصی۔ مخلص اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ آخری عمر میں آپ نے مسجد احمدیہ مردان میں ہی ڈیرہ لگا لیا۔ ان ایام میں آپ کو بہت سے رؤیا دکھائے گئے۔ جنمیں ایک رؤیا کی آپ نے یہ تعبیر کی۔ کہ میری وفات ۸۰ سال کی عمر میں ہو گی۔ چنانچہ آپ کی یہ رؤیا پوری ہوئی۔ آپ امسال سالانہ جلسہ پر تشریف لے گئے۔ وہاں بیمار ہوئے۔ آپ کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ابھی آپ کو پوری صحت نہ ہوئی تھی کہ آپ کے پوتے شیخ مشتاق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مردان آپ کو مردان لے آئے اور آپ پانچ چھ جنوری کی درمیانی رات کو وفات پا گئے۔ اور نماز جمعہ کے بعد آپ کی نعش کو امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

ضروری اعلان برائے عہدہ داران لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ جس میں بیرونی لجنات کی رپورٹیں بھی شامل ہیں شائع ہو گئی ہے۔ قیمت فی رپورٹ علاوہ محصولڈاک دو روپے ہے۔ چند لجنات تو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہ رپورٹ لے گئی تھیں۔ ابھی بہت سی لجنات ایسی ہیں جنہوں نے یہ رپورٹ حاصل نہیں کی۔

براہ مہربانی تمام لجنات اطلاع بھجوائیں کہ ان کو کتنی کتنی تعداد میں رپورٹ ارسال کی جائے۔ ہر لجنہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم ایک ایک رپورٹ ضرور اپنے ریکارڈ میں رکھے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم سید محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانسہرہ جو مکرم سید شاہ محمد شاہ صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کے برادر اکبر ہیں کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (جمال الدین احمد واقف زندگی)

(۲) میرا چھوٹا بچہ بعمر سوا سال چند یوم سے سخت بیمار ہے۔ احباب کرام سے بچہ کی جلد شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شیخ محمد شفیع سرگودھا)

(۳) بندہ اپنے گناہوں کی بخشش اور اپنی مشکلات کے ازالہ کے لئے احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے (لطیف احمد ننگری)

(۴) میرا خالہ زاد بھائی عزیزم ظفر اختر خاں ندیم چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے بزرگان سلسلہ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وسیمہ قدسیہ ملک۔ کھوول حال نیاز نگر بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان)

مویشیوں کیلئے بہتر اور سستی خوراک

(از خلیفہ انور حسین صاحب پرنسپل زراعتی کالج لائلپور)

ہمارے ملک میں چنے کی سالانہ پیداوار چھ لاکھ ٹن ہے جس میں سے تقریباً چار لاکھ ٹن چنا (ایک ٹن تقریباً ۲۸ من کے برابر ہوتا ہے) ہر سال گھوڑوں اور دوسرے مویشیوں کو کھلا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ پاکستان میں کئی ایسی چیزیں موجود ہیں کہ جنہیں چنے کی جگہ مویشیوں کی خوراک کے طور پر استعمال کیا جائے تو نہ صرف پیسے کی بچت ہوگی بلکہ مویشیوں کو بہتر خوراک بھی میسر آئے گی۔ مویشیوں کے نئی خوراک کے استعمال سے ہم کم از کم دو لاکھ ٹن چنا انسانوں کے کھانے کے لئے بھی بچا سکتے ہیں۔ یہ بات اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنی غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے ہر سال کروڑوں روپے کا اناج دوسرے ملکوں کو درآمد کرتے ہیں۔

ان دنوں مویشی پالنے والوں کے لئے ایک اور بات بے حد پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ مویشیوں کی مروجہ خوراک مثلاً کھل بنولہ وغیرہ کی قیمت میں بے تحاشہ اضافہ ہو گیا ہے اس کا علاج صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ہم سستی لیکن مفید چیزوں کو مویشیوں کی خوراک میں شامل کریں۔ ایسا کرنے سے جانور نہ صرف توانا ہوں گے بلکہ ان سے دودھ اور گوشت وغیرہ وافر مقدار میں میسر آئے گا۔ اناج پر سے بوجھ ہلکا ہوگا۔ اور ہمیں بیرونی ملکوں سے کم اناج درآمد کرنا پڑے گا۔ ویسے بھی اگر ہم ملک میں دستیاب اور تیار ہونے والی اشیاء مثلاً ہر قسم کی کھلی، خشک چارہ، شیرہ، نمک اور چونہ وغیرہ استعمال کر کے اپنے مویشیوں کی خوراک کو بہتر بنا لیں تو کیا حرج ہے۔

لائلپور کے زراعتی کالج نے کئی سال کے تجربات کے بعد کئی ایک ایسے مفید مرکب تیار کئے ہیں۔ جن کے استعمال سے مویشیوں کے دودھ گوشت اور طاقت میں خاصا اضافہ ہوا ہے ان مرکبات کی تیاری میں اس بات کو خاص طور پر سامنے رکھا گیا ہے کہ ان کی قیمت کم اور غذائیت زیادہ ہو کیونکہ عام لوگ زیادہ مہنگی خوراک استعمال نہیں کر سکتے۔ اس مضمون میں عوام کی معلومات کے لئے ایسے ونڈوں کی غذائی خوبیوں اور ان کے اجزائے ترکیبی کا ذکر کیا گیا ہے جن سے بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں (ونڈا اس مرکب کو کہتے ہیں جو گھوڑوں اور مویشیوں وغیرہ کو سبز چارہ کے علاوہ تھوڑی مقدار میں کھلایا جاتا ہے تاکہ وہ دودھ زیادہ دیں یا کام زیادہ کریں)

ذیل میں مختلف اجزائے ترکیبی رکھنے والے کم مفید راشن پیش کئے گئے ہیں۔ ہر شخص اپنی مخصوص ضروریات پیش نظر کوئی سا فارمولا لے کر ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

دودھ میں اضافہ کیلئے راشن

دودھ دینے والے جانوروں کے لئے مندرجہ ذیل راشن مفید ثابت ہوئے ہیں

(۱) کھل بنولہ (عام قسم) ۶۰ فی صد۔ شیرہ ۱۶ فی صد۔ کھل توریہ ۱۴ فیصد۔ کھل مکئی ۸ فیصد۔ چونا (کھجاپڑا) اور نمک ایک فیصد قیمت تقریباً ساڑھے دس روپے فی من۔

(۲) کھل بنولہ عام قسم ۵۰ فی صد۔ کھل توریہ ۱۲ فیصد۔ چونہ و نمک ایک فی صد۔ شیرہ ۱۶ فیصد۔ خشک برسیم ۲۱ فیصد۔ قیمت تقریباً نو روپے فی من

(۳) کھل بنولہ عام قسم ۵۰ فیصد۔ کھل توریہ ۱۴ فیصد۔ شیرہ ۱۲ فیصد۔ چوکر گندم ۲۰ فیصد۔ چونہ و نمک ایک فیصد۔ قیمت تقریباً ساڑھے دس روپے فی من

(۴) کھل بنولہ عام قسم ۲۵ فیصد۔ کھل مکئی یا چوکر گندم ۲۵ فیصد۔ کھل توریہ ۱۶ فیصد۔ شیرہ ۱۶ فیصد۔ خشک برسیم ۱۶ فی صد۔ چونہ و نمک ایک فیصد۔ قیمت تقریباً نو روپے فی من۔

(۵) کھل بنولہ عام قسم ۴۰ فیصد۔ کھل مکئی ۱۵ فیصد۔ کھل توریہ ۱۲ فیصد۔ خشک برسیم ۱۶ فیصد۔ شیرہ ۱۵ فیصد۔ چونہ و نمک ایک فیصد قیمت تقریباً نو روپے فی من۔

(۶) کھل بنولہ عام قسم ۳۵ فیصد۔ چوکر گندم ۱۰ فیصد۔ کھل توریہ ۱۵ فیصد۔ شیرہ ۲۵ فیصد۔ کھل مکئی ۱۲ فیصد۔ یوریا ایک فیصد۔ چونہ و نمک ایک فیصد۔ قیمت تقریباً نو روپے فی من۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا تمام فارمولے ۱۸ فیصد پروٹین کے معیار پر بنائے گئے ہیں ہر دس سیر دودھ کے لئے چار سیر ونڈا کھلانا چاہیئے۔

بیلوں کے لئے ونڈے

(۱) کھل بنولہ عام قسم ۳۰ فیصد۔ خشک برسیم ۱۵ فیصد۔ چوکر گندم ۲۵ فیصد۔ شیرہ ۱۶ فیصد۔ کھل مکئی ۱۲ فیصد۔ چونہ و نمک ایک فیصد۔ قیمت سات روپے فی من۔

(۲) کھل بنولہ عام قسم ۳۰ فیصد۔ کھل مکئی ۱۳ فیصد۔ چوکر گندم ۴۰ فیصد۔ شیرہ ۱۶ فیصد۔ چونہ و نمک ایک فیصد۔ قیمت تقریباً ساڑھے آٹھ روپے فی من۔

نوٹ:۔ یہ دونوں فارمولے ۱۳ فیصد پروٹین کے معیار پر بنائے گئے ہیں۔ ہر آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی کے لئے دو سیر ونڈا کھلا دیا جائے۔

قارئین کرام کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ کوئی ایک فارمولہ بھی ہر جگہ ایک ہی جیسا مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ مختلف حالات میں اجزائے ترکیبی میں ردّ و بدل لازمی ہوگا، اور اسی لئے مختلف ضرورتوں کے لئے مختلف راشن وضع کئے گئے ہیں۔ سب سے ضروری بات ونڈے یا راشن کی قیمت کی ہے جس کی بنا پر دودھ اور گوشت کی قیمتوں پر اثر پڑتا ہے۔ مزید برآں خوراک کے مختلف اجزا کا بہترین اور خالص ہونا بھی ضروری ہے بھیگی یا سڑی ہوئی کھل یا الی لگے ہوئے دو کے خشک ٹکڑے یا برسیم کی خراب پتی فائدے کی بجائے جانوروں کے لئے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ علاوہ ازیں خوراک کے استعمال کرنے کا طریقہ اور مختلف اجزاء کی غذائی قوت کا علم بھی کامیابی کے لئے لازمی ہے۔

ان فارمولوں کو جو مختلف قسم کے ونڈے اور راشن تیار کرنے کے لئے درج کئے گئے ہیں وضع کرتے وقت ایک زمیندار کی اوسط آمدنی اور خوراک کے اجزاء کی بازار میں فراوانی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے اگر قیمت کا خیال نہ ہو تو ان کی غذائی قوت کو ترقی دینے کے لئے مختلف معدنی مرکبات، وٹامن اور ہارمون (جسمانی پرورش کو تیز کرنے والی ادویات) کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

وضاحت: کھل بنولہ عام قسم سے مراد وہ کھل بنولہ ہے جو عام طور پر بازار میں بکتی ہے برسیم کی خشک پتی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سبز برسیم کو فروری مارچ میں کاٹ کر دھوپ میں سکھا لیا جائے۔ کھل مکئی چھلکے وغیرہ کی قسم کے اس مادہ کو کہتے ہیں جو مکئی کے دانوں سے نشاستہ یا نشاستہ تیار کرنے والی ملوں میں نشاستہ نکالنے کے بعد باقی بچ رہتا ہے۔ خشک ہونے پر زرد رنگ کے ڈلوں یا سفوف کی شکل میں ملتا ہے۔ یوریا سفید شکر کی طرح ایک دانہ دار دوائی ہوتی ہے جس میں نائیٹروجن کا جزو بہت زیادہ ہوتا ہے۔

شیرہ۔ اس مرحلے پر یہ ذکر بے جا نہ ہوگا کہ ہمارے ملک میں شکر سازی کی صنعت کے فروغ کے باعث شیرہ بہت بڑی مقدار میں تیار ہونے لگا ہے۔ کھانڈ کے کارخانوں میں شیرہ کے بڑے بڑے ذخیرے کارخانہ داروں کے لئے دردِ سر بنے ہوئے ہیں۔ ادھر شیرہ کو مویشیوں کی خوراک کے طور پر استعمال کرنے کے سلسلہ میں جو تجربات کئے گئے ہیں وہ بہت کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اگر شیرہ کی ایک خاص مقدار مویشیوں کی خوراک میں ملا دی جائے تو خوراک کی غذائیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اندازہ ہے کہ ملک بھر میں ہر سال جس قدر شیرہ تیار ہوتا ہے اس سے تین لاکھ ٹن ونڈا تیار کیا جا سکتا ہے امریکہ میں مویشیوں کے ونڈہ میں شیرہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور وہاں ونڈہ تیار کرنے کی صنعت ملک کی صنعتوں میں دسویں نمبر پر ہے پاکستان میں کھانڈ سازی کی بڑھتی ہوئی صنعت کے پیش نظر یہ توقع غلط نہ ہوگی کہ آئندہ دس سال میں ہمارے ہاں بھی ونڈہ سازی کی صنعت بہت ترقی کر جائیگی۔

پروٹین:۔ ونڈہ وغیرہ کی تیاری کے وقت ایک بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ جو خوراک آپ تیار کریں، اس کا پروٹین کا معیار کیا ہے۔ کسی راشن یا ونڈہ کی افادیت کا تمام تر انحصار اس کی غذائی قوت پر ہے اور غذائی قوت پروٹین کا دوسرا نام ہے کم پروٹین والی غذائیں تیار کرنا چنداں مفید نہ ہوگا۔ ونڈہ میں پروٹین کافی مقدار میں ہوگی تو عام بھوسہ وغیرہ کم کھلانے پڑیں گے اور مویشی یا دیگر پالتو جانور اچھی طرح پرورش پا سکیں گے۔

پروٹین مادۂ لحمیہ کو کہتے ہیں۔ اس کی کمی بیشی جسم کی بناوٹ اور اس کے افعال پر بڑا اثر ڈالتی ہے اسی لئے ہر غذائی ترکیب میں پروٹین مہیا کرنے والے اجزائے خوراک کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ پروٹین دو قسم کی ہوتی ہے۔ حیوانی اور نباتی۔ حیوانی پروٹین جلد ہضم ہوتی ہے اور نباتی دیر سے، لیکن یہ سستی پڑتی ہے۔

درخواست دعا

میرے بھائی خواجہ محمد احمد صاحب جڑانوالہ میں دو ہفتہ سے بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ عبداللہ جان غلہ منڈی ربوہ)

وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کی تقریر (بقیہ صفحہ اول)

وزیر خارجہ نے اپنی اڑھائی گھنٹے کی تقریر میں ملک کی خارجہ پالیسی کے مختلف پہلوؤں اور اسکے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ پاکستان میں تیل کی تلاش کے لئے روس سے جو معاہدہ کیا جا رہا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے کہا تیل کی تلاش کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ کم ترقی یافتہ ملکوں کے پاس اس کام کے لئے ضروری وسائل نہیں ہوتے اور انہیں غیر ملکی امداد پر انحصار کرنا ہی پڑتا ہے اگر تیل کی مغربی فرمیں پاکستان میں تیل تلاش نہیں کر سکیں تو اس سلسلہ میں روسی ماہروں کو کوشش کرنے کی اجازت دینے میں کوئی قباحت نہیں"۔

وزیر خارجہ نے کہا "پاکستان اپنی معیشت کو جلد از جلد مضبوط بنانا چاہتا ہے تاکہ ماضی میں جو غفلت ہوئی اس کا ازالہ کر کے عوام کا معیار زندگی بلند کیا جا سکے۔ چنانچہ اقتصادی شعبہ میں پاکستان کو دوسرے ملکوں سے امداد و تعاون کی ضرورت ہے اور یہ غیر ملکی امداد و تعاون پاکستان کے دفاعی معاہدات کے منافی نہیں۔

مشرق وسطےٰ کے اسلامی ملکوں کے متعلق مسٹر منظور قادر نے کہا "پاکستان ان ملکوں سے بہترین تعلقات کا خواہاں ہے ان ملکوں سے ہمارے صدیوں پرانے ثقافتی اور مذہبی رشتے قائم ہیں آپ نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل بعض اسلامی ملکوں اور پاکستان کے درمیان جو کشیدگی پائی جاتی ہے وہ غلط فہمیوں کا نتیجہ تھی۔ اور اب ختم ہو گئی ہے اس سلسلہ میں آپ نے متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق کا خاص طور پر ذکر کیا۔

صدر ایوب آج بون پہنچ رہے ہیں

مغربی جرمنی کی طرف سے پاکستان کو مزید امداد کی یقین دہانی

بون ۱۶؍ جنوری۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان آج صبح جب مغربی جرمنی کے آٹھ روزہ دورے پر یہاں پہنچیں گے تو ان کا انتہائی پرجوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس امر کا اعلان یہاں ایک سرکاری بلیٹن میں کیا گیا ہے۔ بلیٹن میں پاکستان کے قومی ترقیاتی پروگرام کے لئے مزید امداد کا یقین بھی دلایا گیا ہے۔

اس بلیٹن کے مطابق مغربی جرمنی کے صدر ہیر لشن ہوبک چانسلر کونارڈ ایڈنائر کابینہ کے تمام ارکان اعلیٰ سول و فوجی افسر اور سفارتی نمائندے ہوائی اڈے پر صدر کا استقبال کرینگے

صدر ایوب بون کے صدارتی محل میں مغربی جرمنی کے صدر کے ذاتی مہمان کی حیثیت سے قیام کریں گے۔ صدر ایوب، مسٹر محمد شعیب اور مغربی جرمنی کے اعلیٰ حکام کے درمیان زیادہ تر پاکستان کے دوسرے ترقیاتی منصوبہ میں مغربی جرمنی کی امداد کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ مغربی جرمنی سے بات چیت کرنے والی جماعت میں چانسلر کونارڈ ایڈنائر، وزیر خارجہ ہیر شدان برنٹو وزیر اقتصادیات پروفیسر لڈوگ اڈہارڈ (موخرالذکر دونوں پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں) اور بعض دوسرے اعلیٰ حکام بھی شامل ہیں۔

مغربی جرمنی اب تک پاکستان کو پچیس کروڑ مارکس کا قرضہ دے چکا ہے اس نے سندھ کے ترقیاتی منصوبہ کے لئے بھی بارہ کروڑ پچاس لاکھ مارکس کا قرضہ دینے کا وعدہ کیا ہے مغربی جرمنی کی حکومت پاکستان کو ٹیکنیکل سکول قائم کرنے کے سلسلے میں فنی ماہرین کی خدمات بھی مہیا کر رہی ہے بون سے جاری شدہ بلیٹن اور مغربی جرمنی کے درمیان ثقافتی، سماجی، اقتصادی اور دوسرے شعبوں میں مضبوط تعلقات کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ صدر ایوب کی قیادت میں پاکستان بڑھے پھولے گا بلیٹن میں بتایا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان ایک ثقافتی معاہدے کی بات چیت بھی ہو رہی ہے جس پر مستقبل قریب میں دستخطوں کا امکان ہے۔

الفضل کا خاص پرچہ

الفضل کا ۱۸؍ جنوری کا پرچہ خاص پرچہ ہوگا اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی جلسہ سالانہ والی معرکۃ الآراء تقریر کا مکمل متن شائع ہو رہا ہے۔ (مینیجر الفضل)

مکرم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب کراچی کی وفات

(از بشیر احمد صاحب عباسی سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی)

مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۱ء بروز اتوار بوقت ۵½ بجے شام مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کے والد محترم مرزا عبدالحکیم صاحب جو ایک عرصہ سے صاحب فراش تھے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرزا صاحب مرحوم کراچی کے پرانے احمدی تھے۔ قریباً ۱۹۱۲ء سے کراچی میں سکونت پذیر تھے۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے سلسلہ سے درد اور احمدیت سے لگاؤ بے حد تھا۔ آپ نے غیر احمدی ماحول میں رہتے ہوئے اپنے بچوں کی نگہداشت اس طرح کی کہ رشک آتا ہے۔ بچوں کی صحیح تربیت کے طور پر انہیں رات کو جلد سونے، علی الصبح اٹھنے اور رات کو جلد گھر آ جانے کی تلقین کرنا آپ کا معمول تھا۔ اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کی اولاد صالح اور نیک بنی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، چار بیٹے، ایک بیٹی اور کئی ایک پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ وہ کئی سالوں تک مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد رہے اور آپ کی قیادت میں مجلس کراچی ترقی کی راہ پر گامزن رہی اور کئی ایک نہایت ہی اہم کام سرانجام دیئے۔ آپ آجکل جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری ہیں۔

آپ کے دوسرے لڑکے مکرم مرزا عبدالرشید بیگ صاحب مجلس کراچی کے نائب قائد ہیں۔ ہر دو فرزند بی اے ایل ایل بی ہیں۔ تیسرے بیٹے تجارت پیشہ ہیں۔ اور چوتھے بی ایس سی میں تعلیم پا رہے ہیں۔ غرضیکہ احمدیت سے صحیح رابطہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی اولاد کو دین و دنیا ہر دو عطا فرمائے۔ بزرگان دین اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

تقریب رخصتانہ و دعوت ولیمہ

مورخہ ۷؍ جنوری کو مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ ابن محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح عزیزہ نادرہ بنت ملک بشیر احمد صاحب آف لاہور سے ۲۹؍ دسمبر ۱۹۶۰ء کو پڑھا گیا تھا۔ اگلے روز مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنی کوٹھی واقع شیخوپورہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے (آمین)

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ قریباً تین ماہ سے بعارضہ ضعف قلب شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(نور الدین منیر سابق مبلغ مشرقی افریقہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴